السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین درج ذیل مسئلہ میں کہ میرے بھائی محمد الیاس نے گھریلو ناچاقی اور اختلافات سے تنگ آکر اپنی بیوی مسمات زیب النساء کو مورخہ 94-11-5 کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی تھیں ۔ اب وہ اس اپنی مطلقہ بیوی سے رجوع کرنا چاہتا ہے کیا قرآن وحدیث کی روشنی کے مطابق وہ اپنا گھر آباد کر سکت ہے یا نہیں ؟ شرعی فتویٰ صادر فرمائیں ۔

نوٹ : میں حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ میرے بھائی نے اس سے پہلے اپنی اس بیوی کو کوئی طلاق نہیں دی ۔

(سائل : محمد جاوید ولد محمد الطاف نیو شالامار ٹاؤن مکان نمبر 78 گلی نمبر 2 رحمٰن پارک لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں صرف ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے ، قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ ، ماہرین شریعت اور محققین علمائے امت کی تصریحات کے مطابق اکٹھی تین طلاقیں شرعا ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے ۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

الطَّلاقُ مَرَّتانِ ۖ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسٰنٍ ... البقرة ٢٢٩

کہ رجعی طلاق دو مرتبہ ہے ، پھر یا تو اچھے طریقہ کے ساتھ بیوی کو آباد کھنا ہے یا پھر بھلے طریہ کے ساتھ اسے چھوڑ دینا ہے ۔ اس آیت شریفہ میں لفظ مرتان مرہ کا تثنیہ ہے اور مرۃ کا معنی ایک دفعہ اور ایک وقت اور ایک مجلس ہے جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ النور میں ہے :

يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنوا لِيَستَأذِنكُمُ الَّذينَ مَلَكَت أَيمٰنُكُم وَالَّذينَ لَم يَبلُغُوا الحُلُمَ مِنكُم ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۚ مِن قَبلِ صَلوٰةِ الفَجرِ وَحينَ تَضَعونَ ثِيابَكُم مِنَ الظَّهيرَةِ وَمِن بَعدِ صَلوٰةِ العِشاءِ ۚ ثَلٰثُ عَورٰتٍ لَكُم ... النور ٥٨

اے ایمان والو تمہارے غلام ، لونڈی اور تمہارے نابالغ بچے تین اوقات میں جازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں ۔ ایک نماز فجر سے پہلے دوسرے جب تم دوپہر کے وقت آرام کے لئے کپڑے اتار رکھتے ہو اور تیسرے عشاء کی ،، نماز کے بعد یہ تین وقت تمہاری بے پردگی کے وقت ہیں ۔

اس آیت شریفہ میں ثلث مرات سے مراد صرف تین وقت ہی ہیں ۔ تین کا عدد ہر گز نہیں ۔ اور قاعدہ القرآن یفسر بعضہ بعضا کے مطابق الطلاق مرتان کا معنی بھی لا محالہ طلاق دو دفعہ ہی ہے ، دو طلاقیں ہر گز نہیں ۔ ورنہ قرآن کی عبارت الطلاق طلقتان ہوتی جب کہ ایسا ہر گز نہیں ۔ بس قرآن سے ثابت ہوا کہ یکجائی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے ۔ اب احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ غیر معللہ ولا شاذ ملاحظہ فرمائیے ۔

عَنِ ابنِ عَبّاسٍ ، قالَ : "كانَ الطَّلاقُ عَلىٰ عَهدِ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبي بَكرٍ وَسَنَتَينِ مِن خِلافَةِ عُمَرَ بنِ الخَطّابِ ، طَلاقُ الثَّلاثِ : واحِدَةً ۔ (1) مسلم کتاب الطلاق ج 1 ص 3477

"حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کے عہد سے لے کر حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دو برسوں تک اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی شمار ہوتی تھی ۔ ،، اس صحیح حدیث کے بعد ایک سچا واقعہ بھی پڑھئے ۔

عن ابن عباس ، قال : طلق رکانة بن عبد یزید - امرأته ثلاثاً فی مجلس واحد ، فحزن حزناً شدیداً ، قال : فسأله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "کیف طلقتها ؟" قال : طلقتها ثلاثاً ، فقال : "فی مجلس واحد ؟" قال : نعم ، قال : "فإنما تلك واحدة ، فارجعها إن شئت" ، قال : فراجعها ، (2) اخرجہ احمد وابو یعلی وصحہ ۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری ج 9 ص 216 و نیل الاوطار ج 6 ص 361 ۔ 4

کہ حضرت رکانہ اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے کر بڑے غمگین ہوئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ حضرت ! اکٹھی تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ تو ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے آپ رجوع کر سکتے ہیں ۔ تو انہوں نے اپنی مطلقہ بیوی سے رجوع کر لیا (1) التعلیق المغنی : ج 4 ص 47

۔ ہزار سے زائد صحابہ کا مذہب اور فتویٰ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق پڑتی ہے ۔ (2) مقالات علمیہ : ص 5247

۔ حنفیہ میں سے امام محمد بن مقاتل الرازی (شاگرد امام ابو حنیفہ) ، مفتی ظفیر الدین مفتی دار العلوم دیو بند ، علامہ سعید احمد اکبر آبادی حنفی ، علامہ عروج قادری حنفی اور مشہور بریلوی عالم پیر کرم شاہ بھیروی کی رائے بھی یہی 6 ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے (4

۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ،امام بن قیم شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی اور شیخ الاسلام ثناء اللہ امر تسری کا بھی یہی فتوی اوراسی طرح مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ عبد العزیز بن باز کا بھی یہی فتویٰ ہے ۔ان مذکورہ 7 بالاآیات ،احادیث صحیحہ اور محققین علمائے امت اورماہرین شریعت کی تصریحات سامیہ کے مطابق صورت مسؤلہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے ۔ بشرطیکہ طلاق دہندہ کی یہ پہلی ہی طلاق ہو۔چونکہ یہ طلاق مورخہ 94۔5۔11 کودی گئی ہے ،جیساکہ سوال نامہ کے خط کشیدہ تصریح سے واضح ہے ،لہذاطلاق موثرہوکرنکاح سابق ٹوٹ چکا ہے اورمسماۃ ربب النساءاپنے شوہر محمد الیاس ولد عبدالعزیز کے حبالہ عقد سے آزاد ہوچکی ہے ،لہذااب رجوع شرعاممکن نہیں ،ہاں چونکہ یہ طلاق رجعی اورپہلی ہے ،اس لئے اب شرعاجدیدنکاح بلاحلالہ کے جائزہے ۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَلا تَعضُلوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزو‌ٰجَهُنَّ إِذا تَر‌ٰضَوا بَينَهُم بِالمَعروفِ ... البقرة ۲۳۲

کہ جب تم اپنی بیوی کوطلاق دے دواوروہ اپنی عدت کوپہنچ جائیں توان کواپنے خاوندوں کے ساتھ دوبارہ نکاح کرلینے سے مت روکوجب وہ آپس میں شریعت کے مطابق راضی ہوجائیں ۔

(یہ آیت شریفہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت معقل بن یسار نے اپنی ہمشیرہ کواپنے خاوند سے دوبارہ نکاح کرنے سے روک دیا تھا ۔(5

پس صورت مسؤلہ میں نکاح ثانی کی گنجائش اوراجازت ہے ۔ حلالہ جیسے لعنتی فعل کی ہرگزضرورت نہیں ۔ یہ جواب بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے ۔مفتی کسی عدالتی کاروائی کا ہرگزذمہ دارنہ ہوگا ۔ ھذاما عندی واللہ تعالی اعلم بالصواب

(1)التعلیق المغنی: ج4ص47.(2)مقالات علمیہ: ص247(3) صحیح بخاری: کتاب الطلاق وکتاب التفسیر.

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص786

محدث فتویٰ